ائمہ اربعہ کے شیوخ صحابہ

پروفیسر مولانا مطیع اللہ سہارن
حاجی عبداللہ ہارون گورنمنٹ کالج، کراچی

فقہِ اسلامی، قرآن وسنت سے ماخوذ ہے اور اس علم کے معلمین اولین اصحابِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ ان صحابہ سے جن لوگوں نے فقہ کا علم حاصل کیا وہ تابعین ہیں اور انہی تابعین میں آئمہ اربعہ و دیگر فقہاء میں سے بعض ایسے ہیں جنہوں نے علم فقہ میں کمال حاصل کیا۔ زیرنظر مضمون میں جناب مطیع اللہ سہارن صاحب نے یہ ثابت کیا ہے کہ فقہ اسلامی کے ماہرین اصحابِ رسول کے شاگرد یا ان کے شاگردوں کے شاگرد ہوئے ہیں اور اس طرح علم فقہ اصحابِ رسول کی تفہیماتِ دین کا تسلسل ہے۔ (ادارت)

ائمہ اربعہ یعنی امام ابوحنیفہ نعمان بن ثابت، امام مالک بن انس، امام شافعی اور امام احمد بن حنبل علیہم الرحمۃ میں سے ہر امام کی فقہ زیادہ تر جس جس صحابی سے ماخوذ ہے اس کو ذیل میں تحریر کیا جاتا ہے۔

(ا) امام ابوحنیفہ نعمان بن ثابت رحمۃ اللہ علیہ:

امام ابوحنیفہ نعمان بن ثابت رحمۃ اللہ علیہ ۸۰ھ ۶۹۹ء میں عراق کے مشہور شہر کوفہ میں پیدا ہوئے۔

امیر المؤمنین حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے اپنے عہد میں مشہور فقیہ صحابی حضرت عبداللہ بن مسعود (متوفی ۳۲ھ) کو معلم اور قاضی بنا کر کوفہ بھیجا تھا۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے اس شہر میں قرآن، حدیث اور فقہ کی تعلیم عام کر دی۔ آپ کے شاگرد اور شاگردوں کے شاگرد شہرت دوام کے مالک بنے۔ ان میں زیادہ مشہور یہ ہیں: علقمہ نخعی (م ۶۲ھ) مسروق ہمدانی (م ۶۳ھ) قاضی شریح کندی (م ۷۸ھ) ابراہیم نخعی (م ۹۵ھ) عامر شعبی (م ۱۰۴ھ) اور حماد بن ابی سلیمان (م ۱۲۰ھ) (۱)

ا۔ فہم اسلام، ص ۹۴۔

حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے کہ: امام مالک اور سفیان بن عیینہ نہ ہوتے تو حجاز سے علم رخصت ہو جاتا

امام ابوحنیفہؒ نے پہلے تو علم کلام کا مطالعہ کیا، پھر کوفی فقہ اپنے استاد حماد بن ابی سلیمان (متوفی ۱۲۰ھ) سے سیکھی۔ (۱)

خلیفہ منصور نے آپ (امام ابوحنیفہ) سے پوچھا۔ کس سے آپ نے علم حاصل کیا؟ آپ نے فرمایا میں نے تلامذہ حضرت عمرؓ سے جنہوں نے حضرت عمرؓ سے سیکھا اور شاگردان حضرت علی سے جنہوں نے حضرت علیؓ سے سیکھا اور مستفیدان حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے اور انہوں حضرت ابن مسعودؓ سے علم حاصل کیا۔ (۲)

امام ابوحنیفہؒ کے مذہب کی بنیاد حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کے فتاویٰ اور حضرت علیؓ کے فیصلوں اور ان کے فتووں اور قاضی شریح اور دیگر قضاۃِ کوفہ کے فیصلوں پر ہے۔ (۳)

حاصل کلام:

امام ابوحنیفہ کی فقہ (فقہ حنفی) زیادہ تر حضرت عبداللہؓ بن مسعود، حضرت علیؓ اور حضرت عمرؓ کی فقہی آراء سے ماخوذ ہے۔

(۲) امام مالک بن انس:

حضرت امام مالکؒ بن انس مدینہ منورہ میں ۹۵ھ میں پیدا ہوئے اور ساری زندگی اس مقدس شہر میں گزار کر وہیں ۱۷۹ھ میں وفات پائی۔ امام مالکؒ کی وجہ سے مدنی مکتب فکر مالکی مذہب کے نام سے مشہور ہوا۔

مدنی فقہ نے حدیث رسول کی محبت کی وجہ سے اہل حدیث کا لقب پایا۔ درحقیقت اس مکتب خیال کی بنیاد حضرت عمرؓ بن الخطاب، حضرت عثمانؓ بن عفان، حضرت عبداللہ بن عمرؓ، حضرت زیدؓ بن ثابت، حضرت عبداللہؓ بن عباس اور ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہؓ نے رکھی اور صحابہ کرام کے جانشینوں میں زیادہ مشہور سعید بن مسیب (م ۹۳ھ) عروہ بن زیاد (۹۳ھ) قاسم بن محمد (م ۱۰۶ھ) سلیمان بن یسار (م ۱۰۰ھ) اور دوسرے فقہائے مدینہ تھے۔ ان بزرگانِ دین کے بعد مدینہ کے مدرسہ اہل حدیث کے پیشرو ائمہ میں ابن شہاب الزہری (م ۱۲۴ھ) نافع مولی عبداللہ بن عمر

۱۔ فلسفہ شریعت اسلام، ص ۴۰ ۲۔ الخیرات الحسان، ص ۱۶

۳۔ فقہی اختلافات کی اصلیت، ص ۱۶۔

☆ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کا سن ولادت ۱۶۴ ہجری اور سن وصال ۲۴۱ ہجری ہے ☆

(م ۱۱۷ھ) یحییٰ بن سعید انصاری (م ۱۴۳ھ) مشہور ہیں۔ ان بزرگوں کا ورثہ امام مالک بن انس کے حصہ میں آیا۔(۱)

اس کی بنیاد عمر بن خطاب، ان کے صاحبزادے عبداللہ، زید بن ثابت اور حضرت عائشہ زوجہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں پڑی۔(۲)

اگر صحابہ اور تابعین کے مابین کسی مسئلہ کے بارے میں اختلاف ہوتا تو ہر عالم اپنے علاقے (شہر) کے عالم اور مشائخ کے مسلک کو اختیار کرتا کیونکہ وہ ان کے اقول کے سقیم یا قابل وثوق ہونے سے زیادہ باخبر اور ان اقوال سے نسبت رکھنے والے اصولوں کا زیادہ رازداں ہوتا تھا۔ چنانچہ حضرات عمر، عثمان، عائشہ، ابن عمر، ابن عباس، زید بن ثابت اور ان کے شاگرد مثلاً سعید بن المسیب جو حضرت عمرؓ کے فیصلوں اور حضرت ابو ہریرہؓ کی روایتوں کے سب سے زیادہ حافظ تھے یا مثلاً حضرت عروہؓ سالم، عکرمہ، عطاء بن یسار، قاسم، عبیداللہ بن عبداللہ، زہری، یحییٰ بن سعید، زید بن اسلم اور ربیعہ وغیرہم کا مسلک ہے جو اہل مدینہ کے لئے دوسروں سے زیادہ قابل قبول تھا، کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس امر کو اہل مدینہ کے فضائل میں بیان فرمایا ہے۔ اور اس وجہ سے بھی کہ مدینہ ہر زمانے میں فقہاء اور علماء کا مرکز رہا۔ یہی وجہ ہے کہ امام مالکؒ اہل مدینہ کے طریقہ استدلال کا التزام فرماتے تھے۔(۳)

بعض لوگوں کا قول ہے کہ صحیح ترین حدیث وہ ہے جو امام مالکؒ حضرت ابن عمر سے بواسطہ نافع کے روایت کرتے ہیں۔ اس کے بعد وہ سلسلہ روایت ہے جو مالکؒ سے شروع ہو کر بہ ترتیب زہری اور سالم کے واسطہ سے حضرت ابن عمرؓ تک پہنچتا ہے پھر وہ سلسلہ ہے جس کی روایت امام مالکؒ بہ ترتیب ابوالزناد اور اعرج کے ذریعہ سے حضرت ابو ہریرہؓ سے کرتے ہیں۔(۴)

حاصل کلام:

مندرجہ بالا بیانات کی روشنی میں ہم کہہ سکتے ہیں کہ حضرت امام مالک بن انس کی فقہ (فقہ مالکی) زیادہ تر حضرت عمر، حضرت عثمان، حضرت عائشہ حضرت ابن عمر، حضرت زید بن ثابت اور حضرت ابو ہریرہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین) سے ماخوذ ہے۔

۱۔ فہم اسلام، ص ۹۹-۱۰۰ ۲۔ فلسفہ شریعتِ اسلام، ص ۵۲۔

۳۔ فقہی اختلافات کی اصلیت، ص ۲۰۔ ۴۔ تاریخ فقہ اسلامی، ص ۳۳۱۔

علم و فن میں حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کا کوئی ثانی نہیں: (محدث ابوزرعہ)

(۳) امام محمد بن ادریس شافعی:

امام محمد بن ادریس شافعی قریشی ۱۵۰ھ (مطابق ۷۶۷ء) میں بمقام غزة پیدا ہوئے۔ اور ۲۰۴ھ مطابق (۸۱۹ء) میں مصر میں وفات پائی۔ آپ نے بہت سے سفر کئے، حجاز جا کر امام مالک بن انس سے علم پڑھا۔ عراق پہنچ کر ابو حنیفہ کے شاگرد امام محمد شیبانی سے استفادہ کیا، صحرائے عرب، یمن، مصر اور عراق میں بارہا مقیم رہے۔ (۱)

امام شافعی کا ظہور مذہب مالکی اور مذہب حنفی کے اصول اور فروع کی ترتیب کے آغاز میں ہوا۔ امام شافعیؒ نے اپنے پیش رووں کے طریق کار کو دیکھا اور اس میں ایسی چیزیں پائیں جس نے ان کی راہ پر چلنے سے روک دیا اس کا ذکر انہوں نے اپنی کتاب الام میں کیا ہے۔ (۲)

آپ کا مذہب حنفی اور مالکی مذاہب کے بین بین تھا۔ (۳)

ایک مثال خیار مجلس والی حدیث (جب تک مشتری و بائع الگ نہ ہو جائیں انہیں بیع فسخ کرنے کا اختیار ہے) ہے یہ ایک صحیح حدیث ہے اور کثیر طرق سے مروی ہے اور صحابہؓ میں سے حضرت عبداللہ بن عمرؓ اور حضرت ابو ہریرہؓ نے بھی عمل کیا لیکن چونکہ فقہائے سبعہ اور ان کے ہم عصر علماء تک نہ پہنچ سکی اس لئے اس کو اختیار نہیں کیا۔ یہ چیز امام مالکؒ اور امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک موجب جرح (قابل بحث) بن گئی لیکن امام شافعی نے اس پر عمل کیا۔ (۴)

حاصل کلام:

امام شافعی کی فقہ زیادہ تر حضرت عبداللہؓ اور حضرت ابو ہریرہؓ سے ماخوذ ہے۔

(۴) امام ابوعبداللہ احمد بن حنبل:

مذہب اہل سنت میں سے چوتھے مذہب کے بانی ہیں، آپ ۱۶۴ھ (مطابق ۷۸۰ء) میں بمقام بغداد پیدا ہوئے اور وہیں ۲۴۱ھ (مطابق ۸۵۵ء) میں وفات پائی۔ (۵)

۱۔ مناقب امام شافعی، الانتقاء فی فضائل الائمۃ الفقہاء، ص ۶۵۔

۲۔ فقہی اختلافات کی اصلیت، ص ۲۵ ۳۔ فلسفہ شریعت اسلام، ص ۵۹۔

۴۔ فقہی اختلافات کی اصلیت، ص ۲۹ ۵۔ مناقب امام احمد بن حنبل بحوالہ فلسفہ شریعت اسلام، ص ۶۴۔

امام احمد بن حنبل نے اپنی فقہ میں زیادہ تر احادیث ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہؓ سے اخذ کی ہیں۔ جیسا کہ مندرجہ ذیل عبارت سے ظاہر ہوتا ہے۔

حضرت عروہ فرماتے ہیں کہ "میں نے فقہ اور شعر کا عالم حضرت عائشہؓ سے زیادہ کسی کو نہیں دیکھا۔" انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت زیادہ حدیثیں روایت کی ہیں۔ مسند ابن حنبل میں ان کا مسند صفحہ ۲۹ سے ۲۸۲ صفحے تک ہے۔ یعنی ۲۵۳ صفحوں میں آیا ہے۔ (۱)

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے انکے علاوہ خلفائے راشدین سے بھی فقہ اخذ کی ہے۔ (۲)

◆ مندرجہ بالا تحقیق کی روشنی میں یہ بات ثابت ہوئی کہ فقہائے اربعہ یا بانیانِ مذاہب اربعہ کی فقہ دراصل اصحابِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے ماخوذ ہے۔

ضرورتِ پروف ریڈر

مجلہ فقہِ اسلامی کی مجلسِ ادارت کے تمام اراکین و مدیران بلا معاوضہ خدمات انجام دیتے ہیں اور محض خدمتِ دین کے جذبہ سے مجلّہ کی اشاعت کی ذمہ داریاں سنبھالے ہوئے ہیں۔ مضامین کی طباعت میں بسا اوقات پروف کی اغلاط رہ جاتی ہیں حالانکہ اراکین پوری کوشش سے پروف ریڈنگ کرتے ہیں۔ بعض قارئین کا اصرار ہے کہ ہم ایک مستقل پروف ریڈر رکھیں۔ چنانچہ مجلسِ ادارت ایسے پر خلوص پروف ریڈر کی تلاش میں ہے جو اراکینِ مجلسِ ادارت کی طرح بلا معاوضہ اور فی سبیل اللہ یہ کام ذمہ داری سے کر سکے۔ خدا ترس، مخلص اور دین کا درد رکھنے والے فقہی مضامین کی پروف ریڈنگ کے تجربہ کار کراچی میں مقیم، عالم قسم کے افراد اس کارِ خیر کے لئے اپنی خدمات پیش فرمائیں۔ (مجلسِ ادارت)

۱۔ تاریخ فقہ اسلامی، ص ۲۱۵۔

۲۔ فقہی اختلافات کی اصلیت، ص ۴۱ مفہوماً۔